5

رؤیا کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مومن اپنے توکّل اور اُمید کو بڑھائے اور یقین رکھے کہ خدا ضرور کچھ ظاہر کرے گا

تعبیر الرؤیا بڑا نازک اور اہم علم ہے۔
رؤیا کی حقیقی تعبیر اس کے پورا ہونے پر ہی ظاہر ہوتی ہے

(فرمودہ یکم فروری 1957ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''میں نے پچھلے خطبہ میں کہا تھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ گزشتہ ہفتہ میں قریب قریب وقت میں مجھے ایک ہی مضمون کے متعلق دو دفعہ رؤیا ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اس ہفتہ میں مَیں نے پھر دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ لیکن اِس دفعہ میں نے اپنے آپ کو مسجد مبارک میں نہیں دیکھا بلکہ اُس صحن میں دیکھا ہے جس میں پارٹیشن کے وقت اُمِّ ناصر رہا کرتی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات کے قریب عرصہ میں گرمیوں میں وہاں سویا کرتے تھے۔ اس صحن میں ایک دروازہ کھلتا ہے جو نیچے ڈیوڑھی سے آتا ہے جو اُس گلی کے ساتھ ملتی ہے جو میاں بشیر احمد صاحب کے مکان کے پہلو میں گزرتی تھی۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرانا مکان تھا، دوسری طرف

میاں بشیر احمد صاحب والا مکان تھا اور بیچ میں سے گلی آتی تھی اور اس کا رستہ مسجد مبارک کے نیچے سے ہوتا تھا۔ پھر وہ گلی مرزا سلطان احمد صاحب والے مکان کی طرف چلی جاتی تھی اور رستہ میں اُس کے دائیں طرف ڈیوڑھی آتی تھی۔ اس کے اندر داخل ہونے کے بعد سیڑھیاں آتی تھیں جن کے اوپر ہمارے گھر میں راستہ ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان سیڑھیوں میں کچھ حرکت ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ہیں جو ملنے آئے ہیں۔ اِس پر میں نے جا کر کُنڈی کھولی۔ کُنڈی کھولنے پر ایک ہاتھ آگے نکلا جیسے کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اُس شخص کی شکل تو نہیں دیکھی لیکن ہاتھ سے میں یہ سمجھا کہ یہ چودھری رحمت خان صاحب کا ہاتھ ہے۔ چودھری رحمت خان صاحب ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں (اب تو شاید وہ نوجوان نہیں رہے بلکہ اُدھیڑ عمر کے ہوں گے) گجرات میں رہتے ہیں۔ ان کے بھائی چودھری غلام رسول صاحب یہاں اسکول میں ماسٹر ہیں۔ 1922ء میں جو میں نے درس دیا تھا اس میں وہ بڑے شوق کے ساتھ قادیان آ کر شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد میں برابر سنتا رہا ہوں کہ انہوں نے اس درس سے پورا فائدہ اٹھایا اور اپنی سروس کے دوران میں انہیں جہاں جہاں بھی جانے کا موقع ملا وہ درس دیا کرتے تھے اور لوگوں کو قرآن کریم کے مضامین سے واقف کیا کرتے تھے۔ بہرحال میں نے رؤیا میں سمجھا کہ یہ ہاتھ چودھری رحمت خان صاحب کا ہے۔ میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا میں کتنی ہی دیر سے آپ کی تلاش کر رہا تھا آج آپ کو پکڑا ہے۔ اور پھر اس خیال سے کہ انہیں علمی ذوق ہے اور قرآن کریم کے مضامین سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور درس دیتے رہے ہیں میں نے کہا اندر آ جاؤ تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے متعلق باتیں کریں۔ چنانچہ میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو اندر کھینچ کر لے آیا۔ اُس وقت چند اَور آدمی بھی اس صحن میں ہیں لیکن اُس وقت وہ مجھے نظر نہیں آتے۔ بعد میں اُن میں سے بعض آدمی مجھے نظر آئے۔ بہرحال میں ان کو لے کر صحن میں آ گیا اور میں نے اُن کو اپنے پہلو میں کھڑا کر لیا اور کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کتابیں ہیں ان میں سے چشمہ معرفت میں بہت لطیف مضامین ہیں اور وہ مجھے بہت پسند ہے۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ سامنے ڈاکٹر شاہ نواز صاحب بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اِس سال جلسہ سالانہ پر تقریر بھی کی تھی۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ کو کوئی کتاب نہیں پہنچتی۔ میں نے کہا براہین احمدیہ

اپنی جگہ پر اچھی کتاب ہے اور بعض اَور کتابیں بھی ہیں جن میں اپنی جگہ پر بڑے اعلیٰ درجے کے مضامین ہیں۔ چنانچہ اُس وقت میرے ذہن میں ''آئینہ کمالات اسلام'' بھی آتی ہے لیکن ''چشمہ معرفت'' کی یہ خوبی ہے کہ اس میں بہت سے مضامین چند سطروں میں آ جاتے ہیں اور چند چند سطروں کے بعد مضمون بدلتا چلا جاتا ہے۔ پس ''براہین احمدیہ'' اپنی جگہ پر اعلیٰ ہے اور بعض اَور کتابیں اپنی جگہ پر اعلیٰ ہیں۔ مگر ان سب میں لمبے لمبے مضامین آتے ہیں لیکن ''چشمہ معرفت'' میں بہت سے مضامین کی تشریح آ جاتی ہے اور چند سطروں میں آتی ہے۔ اس لیے میں نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ اپنے رنگ میں وہ اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اِس رؤیا میں بھی میں نے اپنے آپ کو قادیان میں دیکھا اور یہ بھی اتنی جلدی دیکھا کہ ابھی پچھلے ہفتہ میں مَیں نے ایک رؤیا سنائی تھی کہ میں مسجد مبارک میں پھر رہا ہوں اور مولوی عبد الکریم صاحب خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ اتنا تواتر جو خوابوں میں ہو رہا ہے اِس کی بناء پر خیال آتا ہے کہ الٰہی منشاء کے مطابق آسمان پر کوئی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر ایک بات ہے جو میں کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ رؤیا کے متعلق بہت سے لوگوں کا نقطہ نظر جداگانہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ جب کوئی رؤیا سنتے ہیں تو ساتھ ہی اُس رؤیا کی بناء پر وقت کی تعیین بھی کر دیتے ہیں اور تفصیل کی بھی تعیین کر دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو رؤیا سنتے ہیں تو پھر بھی ان کی مایوسی دور نہیں ہوتی اور وہ کہتے ہیں رؤیا تعبیر طلب ہوتی ہے معلوم نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا۔ یہ دونوں نقطۂ نگاہ اپنی اپنی جگہ پر غلط ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ رؤیا کا اصل مقصد یہ نہیں ہوا کرتا کہ لوگ تفصیل یا وقت کی تعیین کر لیں بلکہ رؤیا کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اُمید اور توکل بڑھا لیں۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ رؤیا تعبیر طلب ہوتی ہیں مگر آخر کچھ تعبیر تو ان کی ہوتی ہے۔ تعبیر کے تو محض یہ معنے ہیں کہ جن الفاظ میں رؤیا دکھائی گئی ہے ممکن ہے ان میں وہ رؤیا پوری نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ کچھ بھی ظاہر نہیں ہوگا۔ دیکھو! جب مکہ والوں کی تکلیفیں بڑھ گئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ نے ایک ایسی جگہ کی طرف ہجرت کی ہے جو کھجوروں اور چشموں والی ہے۔ آپؐ نے رؤیا کے ظاہری الفاظ کے مطابق یہ تعبیر کی کہ آپؐ کو یمامہ یا ھجر کی طرف ہجرت کرنی پڑے گی۔ 1 مگر جب ہجرت ہوئی تو مدینہ ہوئی جو خود کھجوروں کی جگہ ہے۔ لیکن ہجرت سے پہلے آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے رؤیا

سے یہ سمجھا تھا کہ ہم یمامہ یا ھجر کی طرف ہجرت کریں گے۔ لیکن جو تعبیر ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ مدینہ کی طرف آپؐ نے ہجرت فرمائی۔ اب یہ تو نہیں کہ کوئی بھی ہجرت نہیں ہوئی۔ اگر ہجرت یمامہ یا ھجر کی طرف نہیں ہوئی تو مدینہ کی طرف تو ہوگئی۔

پس وہ لوگ جو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ رؤیا چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لیے ہمیں کسی ردِّ عمل کی ضرورت نہیں غلطی پر ہیں۔ تعبیر طلب کے معنے یہ ہیں کہ رؤیا کی تعبیر تو ضرور ہوتی ہے اور وہ پوری ہوتی ہے لیکن جو ظاہر میں شکل دکھائی جاتی ہے اس میں وہ اَور ہوتی ہے۔ اب ہمیں نہیں پتا کہ وقت پر اللہ تعالیٰ کیا شکل دکھائے۔ لیکن یہ تو پتا ہے کہ ضرور کچھ دکھائے گا۔ پس ان متواتر رؤیا ہونے کے یہ معنے نہیں کہ رؤیا میں جو چیز دکھائی گئی ہے بعینہٖ اسی شکل میں پوری ہوگی۔ بعض دفعہ رؤیا بعینہٖ اسی شکل میں پوری ہوتی ہے جس میں وہ دکھائی جاتی ہے اور بعض دفعہ کسی اَور شکل میں پوری ہوتی ہے جو بعض دفعہ ایک تسلسل کے ماتحت ہوتی ہے جس کے مطابق تعبیر نامہ والے اپنی کتابوں میں تعبیریں لکھ دیتے ہیں۔ تعبیر نامہ والوں نے یہی کیا ہے کہ مختلف لوگوں کی خوابیں انہوں نے جمع کیں اور پھر پوچھا کہ تمہاری خواب کس طرح پوری ہوئی تھی؟ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ ایک کثیر تعداد نے یہ خواب دیکھی تھی اور پھر اِس رنگ میں پوری ہوئی تو انہوں نے لکھ لیا کہ اس کی یہ تعبیر ہے۔ مثلاً گنّا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے گنّا دیکھا۔ دوسرے شخص کو تلاش کیا۔ اُس نے بھی کہا میں نے گنّا دیکھا۔ تیسرے کو تلاش کیا۔ اُس نے بھی کہا میں نے گنّا دیکھا۔ اِس طرح انہوں نے پچاس ساٹھ آدمی جمع کر لیے۔ جب پچاس ساٹھ آدمیوں کی خوابیں معلوم ہوگئیں تو پھر انہوں نے اُن سے پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوا تھا؟ انہوں نے کہا ہم کو غم پہنچا تھا۔ اِس پر انہوں نے لکھ لیا کہ اگر کوئی خواب میں گنّا دیکھے تو اُسے غم پہنچتا ہے۔ یا مثلاً خواب میں بلی دیکھنا ہے۔ انہوں نے بہت سے ایسے آدمی جمع کیے جنہوں نے خواب میں بلی دیکھی تھی اور پھر اُن سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتایا ہم بیمار ہوگئے تھے۔ اِس پر انہوں نے تعبیر الرؤیا میں لکھ لیا کہ اگر کوئی خواب میں بلی دیکھے تو بیماری آتی ہے۔ اِسی طرح چنا ہے۔ انہیں پچاس، ساٹھ سو آدمی خواب میں چنا دیکھنے والے ملے تو پوچھا اس کے بعد کیا ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا ہمیں کچھ غم پہنچا تھا۔ اِس پر انہوں نے لکھ لیا کہ اگر کوئی خواب میں چنا دیکھے تو اسے غم پہنچتا ہے۔ پھر انہیں خواب میں بادام اور کشمش دیکھنے والے ملے اور انہوں نے کہا ہم نے خواب میں

بادام اور کشمش دیکھے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ بادام اور کشمش دیکھنے کا نتیجہ کیا ہوا تھا؟ انہوں نے کہا بعد میں ہمیں کوئی خوشی پہنچی تھی۔ اِس پر انہوں نے لکھ لیا کہ اگر کوئی خواب میں بادام اور کشمش دیکھے تو اُسے خوشی پہنچتی ہے۔ تو بعض رؤیا ایسی ہوتی ہیں جن کی تعبیر تسلسل کے قاعدہ کے ماتحت ہوتی ہے۔ یعنی مسلسل لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ پس ان کا جو تجربہ ہوتا ہے اس کو لے کر معبّرین اپنی کتابوں میں درج کر لیتے ہیں۔ مگر بعض ایسی رؤیا ہیں کہ جن کو فہم الٰہی سے حل کیا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب کی تعبیر بیان کی وہ تعبیر الرؤیا کی کسی کتاب میں نہیں نکلے گی۔ گو قرآن شریف کو دیکھ کر تعبیر الرؤیا والوں نے بھی اسے لکھ لیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس تو قرآن کریم نہیں تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فہمِ الٰہی سے اس کی تعبیر کی اور وہ پوری ہوگئی۔

تو رؤیا کا جو علم ہے وہ بڑا نازک اور اہم ہے۔ نہ تو عام طور پر رؤیا کے وہ لفظ پورے ہوتے ہیں جو انسان دیکھتا ہے اور نہ وقت اور تفصیل کی تعیین ہوتی ہے لیکن ہوتا کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ اور بعد میں پتا لگ جاتا ہے کہ اس کا کیا مقصد تھا۔ گویا رؤیا پوری ہو کر اپنی حقیقی تعبیر کرتی ہے۔ یا جو پہلے لوگوں کی رؤیا ہیں انہیں نقل کر کے معبّرین نے اپنی کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ اگر اس قسم کی رؤیا پوری ہو کر معبّرین نے اپنی کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ اگر اس قسم کی رؤیا پہلے لوگوں کو نہیں ہوئیں تو تعبیر الرؤیا میں ان کے متعلق کچھ نہیں نکلے گا۔ تعبیر الرؤیا کی کتابیں اس پر خاموش ہوں گی۔ لیکن مومن یہ ضرور سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو چیز دکھائی ہے وہ میرے ایمان کی زیادتی کے لیے دکھائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی فضول کام نہیں کرتا۔ قرآن کریم سے پتا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ عبث کام نہیں کرتا2 اور جب وہ کوئی عبث کام نہیں کرتا تو جب وہ کسی کو کوئی رؤیا دکھاتا ہے تو اس کی کچھ نہ کچھ ضرور تعبیر ہوتی ہے۔

پس مومن کو اس رؤیا سے اپنے توکل کو بڑھانا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی خبر خوشی پر دلالت کرتی ہے یعنی ایسے مضمون پر دلالت کرتی ہے جس سے خوشی پہنچتی ہے تو وہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خوشی پہنچائے گا۔ اور اگر کسی ایسے مضمون پر دلالت کرتی ہے جو غم کا موجب ہے تو پھر وہ یہ سمجھ لے کہ اگرچہ تعبیر الرؤیا سے اس کی تعبیر کا پتا نہیں لگا لیکن مجھے کوئی ایسا امر پہنچنے والا ہے جو میرے لیے غم کا موجب ہوگا۔ لیکن قادیان کا دیکھنا ہر احمدی کے لیے خوشی کا

موجب ہے۔اب یہ کہ ہم قادیان کب دیکھیں گے اور آیا اسی کوٹھے پر جا کے دیکھیں گے یا کسی باہر کے علاقہ میں دیکھیں گے یہ ساری باتیں تفصیل طلب ہیں۔ ان کے متعلق تعیین کر لینا درست نہیں۔لیکن اس کے ساتھ ہی رؤیا کو نظر انداز کر دینا بھی غلط ہے۔ کیونکہ رؤیا جب دکھائی جاتی ہے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے وہ ایمان اور توکل بڑھانے کے لیے ہوتی ہے۔مگر چاہیے کہ مومن وقت اور تفصیل کے پیچھے نہ پڑے۔ ہاں! یہ یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے غیب سے کوئی خوشخبری ظاہر کرنے والا ہے۔ جب مومن ایسا یقین پیدا کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔3 جیسا بندہ میرے متعلق گمان کرتا ہے میں بھی اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں۔ وہ جب خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دکھائی ہے اس لیے وہ میرے لیے ضرور خوشخبری پیدا کرے گا تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہے اور اس کے لیے خوشخبری کے سامان پیدا کرتا ہے۔

اس رؤیا میں جو نام ہیں وہ بھی قابلِ غور ہیں۔ کیونکہ معبّرین نے لکھا ہے کہ ناموں کے ساتھ بھی تعبیر کا تعلق ہوتا ہے۔اس رؤیا میں جو آدمی مجھے دکھائے گئے ہیں اُن میں سے ایک نام رحمت خاں ہے اور پھر وہ چودھری ہیں۔ چودھری کا لفظ ہمارے ملک میں اعزاز کے لیے بولا جاتا ہے۔ پس چودھری رحمت خاں کے معنے ہوئے کہ بڑی رحمت۔ دوسرا نام شاہ نواز ہے اور شاہ نواز کے معنے ہیں کہ جس کی خدا تعالیٰ نے قدر کی۔ کیونکہ نواز نے کے معنے ہوتے ہیں کہ اُس کی قدر کی اور اُس کا رتبہ بڑھایا۔ ہمارا شاہ تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔ پس شاہ نواز کے معنے ہوئے ایسا وجود جسے خدا تعالیٰ نے پسند کر لیا اور جس کو خدا تعالیٰ پسند کرے اگر اُس کو دیکھا جائے گا تو اِس سے لازماً خوشی اور فرحت ہی پہنچے گی۔ اور دوسری طرف رحمت بھی نظر آئے گی۔ تو اس میں بھی خوشی ہوگی۔ چنانچہ رؤیا میں مَیں نے چودھری رحمت خاں صاحب کا پنجہ پکڑا اور کہا میں آپ کی دیر سے تلاش کر رہا تھا۔ اس میں گویا وہی مضمون آ گیا جو اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ4 میں آتا ہے۔ یعنی مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے دیوانہ قرار نہ دو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسفؑ کی تلاش تھی۔ اور میں نے بھی رؤیا میں چودھری رحمت خاں صاحب سے یہی کہا کہ میں دیر سے آپ کی تلاش کر رہا تھا۔ آج میں نے آپ کو پکڑ لیا ہے۔ چنانچہ اس پر میں نے اُن کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور

انہیں اندر لے گیا۔ ہمیں بھی رحمتِ الٰہی کی ہمیشہ تلاش رہتی ہے۔ مگر جب سے ہجرت ہوئی ہے ہمیں قادیان کی بھی تلاش رہتی ہے۔ پس خواب میں یہ کہنا کہ مجھے رحمت خاں کی دیر سے تلاش تھی اور پھر اپنے آپ کو قادیان میں دیکھنا بتاتا ہے کہ وہ رحمتِ الٰہی جس کا قادیان سے تعلق ہے اس کو میں نے پکڑ لیا ہے۔ پھر ''چشمہ معرفت'' کے الفاظ بھی بڑے اچھے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے معرفت اور ایمان کو بڑھائے گا اور عرفان کو ترقی دے گا۔ اور یہ صحیح بات ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کوئی ایسے رستے کھول دے کہ جس سے احمدیوں کو قادیان جانے اور دیکھنے کا موقع نصیب ہو جائے تو اِس سے ان کی معرفت بھی بڑھ جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوابوں اور بعد میں آنے والے بھائیوں اور میری خوابوں پر بھی ان کا یقین بڑھے گا کہ دیکھو! خدا تعالیٰ نے جو خبر دی تھی اس نے اُسے پورا کر دیا۔

باقی رہا وقت اور تفصیل کی تعیین یہ ہمارا کام نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا تو ایک رات میں ہی تھا کہ آپؐ نے ہجرت کی ہے مگر وہ ہجرت ایک عرصہ کے بعد جا کے ہوئی تھی۔ پس ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات کب ہو۔ مگر یہ چیز ضرور نظر آتی ہے کہ جس دن سے یہ رؤیا ہوئی ہیں اُسی دن سے روزانہ دنیا کی سیاسیات میں ایسے تغیر ہو رہے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے معاملہ قریب کیا جا رہا ہے۔ مثلاً اس کے بعد کشمیر کا معاملہ یو۔این۔او میں پیش ہوا۔ اور یو۔این۔او نے پاکستان کی تائید میں فیصلہ کیا اور اب وہ معاملہ دوبارہ پیش ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ویسٹ پاکستان کی تمام پارٹیوں نے متفقہ طور پر ریزولیوشن پاس کیا اور یو۔این۔او پر زور دیا کہ آپ لوگوں کو فوری طور پر کشمیر کے معاملہ کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ اور کشمیر کا معاملہ اور گورداسپور کا معاملہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ پھر بعض اخباروں نے لکھا کہ کشمیر کے متعلق تو پنڈت نہرو اَور پالیسی استعمال کر رہے ہیں لیکن دوسری ریاستیں جو اسلامی تھیں جیسے جوناگڑھ اور حیدرآباد وغیرہ ان کے متعلق ان کی پالیسی اَور ہے۔

اِسی طرح آج ہی میں نے پڑھا ایک اخبار نے لکھا ہے کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چین ہندوستان کے ساتھ ہے لیکن تبت میں چین اپنا رسوخ بڑھا رہا ہے اور اس کی وجہ سے ہندوستان کے ساتھ اس کے تعلقات خراب ہونے لازمی ہیں۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ چواین لائی نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ پنڈت نہرو خیر سگالی کے دورہ پر جو امریکہ گئے تھے جنرل آئزن ہاور نے

اس کا بہت بُرا بدلہ دیا ہے اور پنڈت نہرو نے صلح کی طرف جو قدم اٹھایا تھا کشمیر میں پھر رائے شماری ہی کے متعلق قرارداد پیش کر کے امریکہ نے اُسے ٹھکرا دیا ہے۔ مگر چو این لائی صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ وہ ابھی تھوڑے دن ہوئے پاکستان ہو کر گئے ہیں اور پاکستان میں وہ بھی گُڈ وِل (GOOD WILL) مشن پر آئے تھے۔ یہاں اُن کی بڑی عزت ہوئی۔ تمام پاکستان میں اُن کی پارٹیاں ہوئیں، بڑے بڑے نعرے لگے، بڑے بڑے جلوس نکلے مگر انہوں نے واپس جا کر اس کا نہایت بُرا بدلہ دیا۔ امریکہ پر جو انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ پنڈت نہرو وہاں گئے تھے لیکن آئزن ہاور نے اُن کی قدر نہ کی۔ اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ چو این لائی صاحب آپ بھی پاکستان آئے تھے تو پاکستان نے آپ کی بڑی قدر کی لیکن آپ نے اس عزت کی جو اُس نے آپ کی کی قدر نہ کی۔ پاکستان نے آپ کے اعزاز میں بہت کچھ کیا، بہت سے جلوس نکالے لیکن آپ نے اس کی بے قدری کی۔ اور یہاں تو اس کی تعریفیں کرتے رہے لیکن اِس ملک سے باہر گئے تو کہہ دیا کہ کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان سے بڑی بے انصافی ہوئی ہے۔ یہ ایک سیاسی چال ہے جو آپ نے چلی ہے اور اگر آپ کو سیاسی چال چلنے کا حق حاصل ہے تو جنرل آئزن ہاور کو کیوں یہ حق حاصل نہیں؟ یو۔ این۔ او کو کیوں یہ حق حاصل نہیں؟ اگر آپ ایک ملک کی دعوتیں کھا کر اور اس میں جلوس نکلوا کر اور اس کے تعریفی نعرے سننے کے بعد اپنے ملک میں واپس جا کر ایک ایسی بات کہہ سکتے ہیں جو اُس کی دل شکنی کا موجب ہو تو کیا وجہ ہے کہ جنرل آئزن ہاور یہ بات نہیں کر سکتا؟ کیا وجہ ہے کہ یو۔ این۔ او یہ بات نہیں کہہ سکتی جو کچھ آپ کر سکتے ہیں؟ وہ وہ بھی کر سکتے ہیں۔ جو کچھ آپ نے کہا تھا وہی کچھ انہوں نے کہا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے بھی اپنے دورہ کا نام گُڈ وِل مشن رکھا اور یہاں پاکستان کی تعریفیں کیں۔ اور پھر اِس ملک سے باہر جا کر اِس کی مذمت کی اور کشمیر کا معاملہ جو اِس کے لیے زندگی اور موت کا سوال ہے اِس میں ہندوستان کی تائید کی اور جنرل آئزن ہاور کو گالیاں دیں کہ اس نے پنڈت نہرو کے امریکہ جانے کی قدر نہیں کی۔ مگر یہ ساری بات ایک سیاسی چال ہے اور سیاسیات کے لحاظ سے ایسا ہو جاتا ہے دین کے لحاظ سے ایسا نہیں ہوتا۔ آپ نے اپنے فعل سے صرف یہی ثابت کیا ہے کہ آپ دیندار نہیں ہیں محض سیاسی آدمی ہیں۔ جنرل آئزن ہاور نے بھی یہ دعوٰی کبھی نہیں کیا کہ وہ دیندار ہے۔ وہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں سیاسی آدمی

ہوں۔تو جو سیاسی چال آپ نے چلی وہی آئزن ہاور نے چلی۔اگر یہ چیز آپ کے لیے جائز تھی تو جنرل آئزن ہاور کے لیے کیوں جائز نہیں؟ یہ عجیب بات ہے کہ یہی کام آپ کے لیے تو نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے لیکن آئزن ہاور اگر وہی کام کرے، یو۔این۔او وہی کام کرے تو وہ بہت بُرا ہے۔

تو یہ سیاسی چالیں ہیں مگر ان سے پتا لگتا ہے کہ خدا واقعات کو دھکے دے رہا ہے۔ وہ دھکے دے دے کے ایسے حالات پیدا کر رہا ہے کہ جن سے قوموں میں آپس میں بگاڑ پیدا ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ دھکا نہ ہوتا تو اِس وقت بڑے بڑے سمجھدار لوگ جو سیاسی طور پر اپنی زبانوں کو سنبھال کر رکھنے کے عادی ہیں اُن کے مونہوں سے یکدم ایسی باتیں کیوں نکلنی شروع ہو جاتیں؟ ہندوستان کے لیڈر ہیں تو متواتر اُن کے مونہوں سے ایسی باتیں نکلی ہیں جن کی وجہ سے ہندوستان کی بین الاقوامی شہرت کو نقصان پہنچا ہے۔ پنڈت نہرو کلکتہ جاتے ہیں تو وہاں کہتے ہیں کہ کشمیر کا معاملہ بالکل حل ہو چکا ہے، دلّی میں تقریر کرتے ہیں تو کہتے ہیں اگر کشمیر پاکستان کی طرف گیا تو ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں کی خیر نہیں۔ یہ فقرہ جہاں بھی یورپ میں پڑھا گیا وہاں نفرت کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا پنڈت نہرو ہندوؤں کو اشتعال دلاتے ہیں کہ مسلمانوں کو مارو۔

تو یہ چیزیں جو پے در پے ظاہر ہو رہی ہیں بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین میں حرکت پیدا کر رہا ہے۔ اس نے جبریل کو کوئی اشارہ فرمایا ہے اور اس نے دنیا میں اس اشارہ کے ماتحت حرکتیں پیدا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اب پنڈت نہرو جیسا آدمی بھی بے بس ہے اور اس کی ہوشیاری ختم ہو جاتی ہے اور وہ عقل کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ چواین لائی جیسا ہوشیار آدمی بھی بے بس ہو جاتا ہے اور اُس کی عقل ماری جاتی ہے۔ غرض دنیا کے جتنے سیاستدان ہیں وہ اپنی سیاستیں بھولنے لگ جاتے ہیں۔ یہ عقلمند لوگوں کا بھولنا بتاتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھلوایا جا رہا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہوتا تو اتنے سمجھدار لوگ ایسی بیوقوفی کی باتیں کیوں کرتے؟ آخر پچھلے پانچ چھ سال سے وہ اپنی زبان روکے ہوئے تھے۔ اب کیا وجہ ہے کہ وہی زبان ان کی چل پڑی؟ جو زبان پہلے انہوں نے روکی ہوئی تھی وہ اب بھی روک سکتے تھے۔ مگر اَب معلوم ہوتا ہے کہ خدائی منشاء تھا کہ نہ روکیں۔ بلکہ وہ بولیں تا کہ ان کے الفاظ غیر ملکوں میں جا کر اُن کی ہمدردی اُن سے

چھین لیں۔ چنانچہ رات ہی کو یو۔این۔او میں فلپائن کے نمائندہ کی جو سلامتی کونسل کے صدر بھی ہیں ایک تقریر شائع ہوئی ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کشمیر کے مسئلہ کو پنڈت نہرو صرف ہندوستان اور پاکستان کا مسئلہ نہ سمجھے۔ کشمیر کا مسئلہ صرف ہندوستان اور پاکستان کا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے۔ اور چونکہ اس سے ہمارا امن بھی قائم نہیں رہتا اس لیے فلپائن الگ نہیں رہ سکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی حرکت ہوئی اور کشمیر کو ہندوستان نے اپنے ساتھ ملایا تو فلپائن یہ سمجھے گا کہ یہ ہم پر حملہ ہے کیونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے جو کسی ایک قوم کا مسئلہ نہیں۔ اور پھر یہ تقریر اتنے اہم موقع پر انہوں نے کی۔ جب اُن سے سوال کیا گیا کہ ہنگری میں روس کی دخل اندازی اسرائیل کا معاملہ اور کشمیر کا جھگڑا یہ سب یو۔این۔او میں پیش ہیں۔ ان میں سے زیادہ اہمیت کس کو حاصل ہے؟ انہوں نے کہا ان میں سب سے زیادہ اہمیت کشمیر کے مسئلہ کو حاصل ہے کیونکہ اس کا اثر ساری دنیا پر پڑے گا۔ اور چونکہ اس کا اثر فلپائن پر بھی پڑے گا، اس لیے فلپائن اور اس کے اردگرد کے ملک کشمیر کے معاملہ میں چُپ کر کے نہیں بیٹھ سکتے۔ اب لازماً دنیا کی حکومتوں کو اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ اور اگر وہ کوئی فیصلہ نہیں کریں گی تو ساری دنیا میں ایسی آگ لگے گی کہ اس کا بجھانا ان کی طاقت سے باہر ہوگا۔

غرض اللہ تعالیٰ متواتر اِن لوگوں کے مونہوں سے جو باتیں نکلوا رہا ہے ان سے پتا لگتا ہے کہ الٰہی تدبیر کام کر رہی ہے اور وہ دنیا کو دھکیل دھکیل کر کسی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ کہ اس کا آخری نتیجہ کس شکل میں نکلے گا؟ یہ ابھی غیب میں ہے۔ خوابیں ایک حد تک غیب سے پردہ اٹھاتی ہیں کُلی طور پر پردہ نہیں اٹھاتیں۔ ہاں! شاذ طور پر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ وہ کُلّی طور پر غیب سے پردہ اُٹھا دیتی ہیں۔ جیسے ایک دفعہ مجھے رؤیا ہوئی تھی کہ سٹالن کو خون کی قَے آئی ہے اور معاً بعد اُسے خون کی قَے آئی۔ اور پھر مجھے یہ رؤیا ہوئی تھی کہ لیبر پارٹی انگلستان میں جیت جائے گی اور اسے ماریسن کے ماتحت ایسی فتح نصیب ہوگی کہ اسے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب انگلستان گئے اور وہاں انہوں نے مسٹر ایٹلی (Attlee) سے جو اُن دنوں لیبر پارٹی کے لیڈر تھے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا تم تو کہتے ہو کہ ہمیں بڑی شاندار فتح نصیب ہوگی لیکن جو اِس وقت پوزیشن ہے اُس کو دیکھتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم برابر بھی رہ جائیں تو سمجھیں گے بڑی بات ہے۔ لیکن اس کے بعد

لیبر پارٹی کو ایسی فتح ہوئی کہ نوے فیصدی لیبر آئے اور دس فیصدی کنزرویٹو۔ تو ایسا بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ ہاں! یہ ضرور ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رؤیا دکھائی جاتی ہے اُس کا مفہوم ضرور پورا ہو جاتا ہے۔ باقی جو تعبیریں ہوتی ہیں وہ اپنے وقت پر جا کر پوری ہوتی ہیں"۔ (الفضل 12 فروری 1957ء)

---

1 : صحیح بخاری کتاب التعبیر باب اذا رَأی بَقَرًا تُنْحَرُ

2 : اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا (المومنون:116)

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (آل عمران :192)

3 : صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللّٰہ تعالیٰ وَ یُحَذِّرُکُم اللّٰہ نَفْسَهٗ.."

4 : یوسف:95